Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ


۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر

مسیح موعودؑ نمبر

فون ۴۴۹

روزنامہ

# الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

۲۰ روز منگل

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۴ صفر ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۰ امان ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۶۳


منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## وَاِنَّ اِمَامِیۡ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحۡمَدُ

(میرے پیشوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل ہیں)

وَاِنَّ اِمَامِیۡ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحۡمَدُ ۔۔۔ رَضِیۡنَاہُ مَتۡبُوۡعًا وَّرَبِّیۡ یَنۡظُرُ

میرے پیشوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین ہیں۔ اور ہم نے آپ کو بطور متبوع پسند کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے۔

لَہٗ دَرَجَاتٌ فَوۡقَ کُلِّ مَدَارِجٍ ۔۔۔ لَہٗ لَمَعَاتٌ لَّا یَلِیۡہَا تَصَوُّرُ

آپ کو تمام درجات سے بلند درجات حاصل ہیں۔ اور آپ کے انوار ایسے ہیں جن کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

وَوَاللّٰہِ اِنِّیۡ قَدۡ تَبِعۡتُ مُحَمَّدًا ۔۔۔ وَفِیۡ کُلِّ اٰنٍ مِّنۡ سَنَاہُ اُنَوَّرُ

اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر آن میں آپ کی روشنی سے نور حاصل کرتا ہوں۔

وَفَوَّضَنِیۡ رَبِّیۡ اِلٰی رَوۡضِ فَیۡضِہٖ ۔۔۔ وَاِنِّیۡ بِہٖ اَجۡنِی الۡجَنٰی وَ اُنَضَّرُ

اور میرے رب نے مجھے آپ کے فیض کے باغ کے سپرد کر دیا ہے۔ اور میں آپ کے ذریعہ پھول چنتا ہوں اور تر و تازہ ہوتا ہوں۔

وَلِدِیۡنِہٖ فِیۡ جِذۡرِ قَلۡبِیۡ لَوۡعَۃٌ ۔۔۔ وَاِنَّ بَیَانِیۡ عَنۡ جَنَانِیۡ یُخَبِّرُ

اور آپ کے دین کے لئے میرے دل میں ایک تڑپ ہے۔ اور میرا بیان میرے دل کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

وَرِثۡتُ عُلُوۡمَ الۡمُصۡطَفٰی فَاَخَذۡتُہَا ۔۔۔ وَکَیۡفَ اَرُدُّ عَطَاءَ رَبِّیۡ وَ اَفۡجُرُ

میں آپ کے علوم کا وارث ہوں اور میں نے ان کو لے لیا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی عطاء کو کس طرح رد کرتا اور فاجر ہوتا۔

وَمَا دِیۡنُنَا اِلَّا ہِدَایَۃُ اَحۡمَدَا ۔۔۔ فَیَا لَیۡتَ شِعۡرِیۡ مَا یَظُنُّ الۡمُکَفِّرُ

اور حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے سوا ہمارا کوئی دین نہیں۔ پس میں نہیں جانتا کہ مجھے کافر قرار دینے والا کیا خیال کرتا ہے۔


... سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ رامان ۱۳۵۲ہش

مسیح موعودؑ نمبر

# مایوسی کی گھٹاٹوپ تاریکی میں
# مہرِ درخشاں کی جھلک

۲۳ مارچ کا دن تاریخ اسلام میں لازوال اہمیت کا حامل ہے اور خدائی تقدیر کے بموجب وہ زمانہ بھی جلد آنے والا ہے جب یہ تاریخ اسلام ہی نہیں تاریخ عالم کا ایک عہد آفریں اور انقلاب انگیز دن شمار ہوگا اِس لئے کہ آج سے ۸۴ سال قبل عین اِسی تاریخ (۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء) کو انتہائی مایوسیوں کی گھٹاٹوپ تاریکی میں بیک وقت پورے کرۂ ارض کو منور کر دینے والے مہرِ درخشاں کی ایک جھلک اِس شان سے نمودار ہوئی کہ جس نے مایوسیوں اور درماندگیوں کو دُور کر کے قلوبِ انسانی کو امید اور یقین سے بھرپور و معمور کر دکھایا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ آج سے قریباً ایک صدی قبل کے زمانہ میں بتدریج رونما ہونے والے زوال و انحطاط کے نتیجہ میں حالات اِس حد تک دگرگوں ہو چکے تھے کہ دنیا میں اسلام اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر چہار طرف سے نرغہ میں آئے ہوئے تھے۔ روئے زمین پر صدیوں حکمران رہنے کے بعد مسلمانوں کی سیاسی عظمت خاک میں مل چکی تھی۔ مغرب کی عیسائی طاقتیں زور پکڑنے اور مشرق کے وسیع علاقوں پر قبضہ جمانے کے بعد وہاں کی اقوام کو اپنا مطیع و منقاد بنانے میں کامیاب ہو چکی تھیں۔ اِس صورتِ حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یورپ اور امریکہ کا مسیحی کلیسیا، اِسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اپنی دیرینہ دشمنی کے باعث مسلمانوں کو عیسائی بنانے اور اِسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے ایک وسیع منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف تھا۔ عیسائی پادریوں اور منادوں کے غول کے غول مسلمان ملکوں اور علاقوں میں عیسائیت کا پرچار کر کے مسلمانوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنا رہے تھے، چپہ چپہ پر گرجا گھر تعمیر ہو رہے تھے، توحید کے گہواروں میں تثلیث کی آوازیں گونج رہی تھیں، کبھی فضا میں اس دل خراش آواز کی گونج سُنائی دیتی تھی کہ وہ وقت آتا ہے کہ جب ڈھونڈے سے بھی کوئی مسلمان نہ ملے گا کیونکہ سب عیسائی ہو چکے ہوں گے (خطوط شکاگو مصنفہ پادری عمادالدین ص۶)، کبھی پادریوں کی یہ تعلّی کلیجہ چھلنی کئے دیتی تھی کہ وہ دن دُور نہیں کہ جب مکّہ ہی نہیں خاص حرم کعبہ میں خداوند یسوع مسیح کے نام کی منادی کی جائیگی (بیروز لیکچرز ص۱۲۸) اور کبھی کوئی پادری یہ بڑ مارتا سنائی دیتا تھا کہ اسلام مغرب کی فضا میں سانس لے ہی نہیں سکتا، اور اگر کبھی کسی مسلمان مبلّغ نے اِدھر کا رُخ کیا تو بچّے اس پر تالیاں پیٹیں گے اور کیچڑ اچھالیں گے، اور اسے یہاں سے بھاگتے ہی بن پڑے گی (رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس ص۴۱۹)۔ کبھی آریوں کی طرف سے کعبہ میں اوم کا جھنڈا گاڑنے کے عزائم کا غلغلہ سنائی دیتا۔ سب سے خطرناک یہ امر تھا کہ ایک طبقہ میں یہ خیال پنپ رہا تھا کہ مسلمانوں کے زوال کا باعث خود اسلام ہے، جب تک ہم اسلام کو ترک نہیں کریں گے ہم دنیا میں ترقی نہیں کر سکیں گے (مکتوبات سرسید ص۲۷۴)۔ اسلام پر مذاہبِ باطلہ کی اس یلغار اور مسلمانوں کے ایک طبقہ کی اسلام سے اس بیزاری کو مسلمان سہمے ہوئے تھے۔ وہ کمال بے چارگی کے عالم میں اسلام کے مرثیے لکھ لکھ کر اس کا ماتم کرنے میں مصروف تھے اور خود یہ کہتے سُنائی دیتے تھے کہ اب اسلام دنیا میں صرف چند دن کا مہمان ہے۔ الغرض ان کے لئے ہر چہار طرف گھٹاٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

ان روح فرسا حالات اور گھٹاٹوپ تاریکی کے اِس کڑے وقت میں بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اُس کے اِذن کے ماتحت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا اور گنتی کے چند نیک فطرت اور پاکباز انسانوں سے یہ عہد لیا کہ وہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیں گے جس دن یہ عہد لیا گیا عہد کرنے والوں نے اُسی روز ہی گھٹاٹوپ تاریکی میں عنقریب طلوع ہونے والے ایک مہرِ درخشاں کی مسحور کُن جھلک دیکھ لی تھی اور وہ اِس یقین سے بھر گئے تھے کہ ہمارے اور ہماری نسلوں کے ذریعہ اب اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ چنانچہ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا میں یہ اعلان فرمایا:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پُورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذِلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اِسی راہ میں مرنا! یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام)

آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا عہد باندھنے والوں نے یہ فدیہ ادا کیا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان مال اور عزت کی قربانی دی تا اسلام زندہ ہو اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام کی صداقت دنیا پر آشکار کرنے کے لئے جو صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرمائے اور جو صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ آپ پر ظاہر فرمائے تھے وہ انہیں دنیا کے سامنے پیش کرنے اور اِس طرح تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر مُلک میں شائع اور رائج کرنے کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے اور نسلاً بعد نسلٍ پیش کرتے چلے جانے کے لئے ہر طرح تیار ہو گئے۔ چنانچہ بعد ازاں خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے مشرق و مغرب کے بیشتر ممالک اور ان میں بسنے والی اقوام میں اسلام پھیلنا شروع ہو گیا۔ اور اب وہ ان سب ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی انتھک اور بے لوث تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اس شان سے پھیل رہا ہے کہ وہاں مسیحی کلیسیا جو حرم کعبہ میں اپنے خداوند یسوع مسیح کے نام کی منادی کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا اب بالکل ناکام ہو چکا ہے اور لوگوں کا عیسائیت پر سے ایمان اُٹھ چکا ہے۔ لاکھوں اسلام قبول کر چکے ہیں اور باقی عیسائیت سے بیزار ہو کر اسلام کے قریب آچکے ہیں۔ ان ممالک میں سینکڑوں کی تعداد میں مساجد کی تعمیر عمل میں آچکی ہے اور مزید اس عالم میں تعمیر ہو رہی ہیں کہ لوگوں کی عیسائیت سے عام بیزاری کے باعث گرجا گھر بند ہی نہیں ہو رہے بلکہ ان کی بے مصرف عمارتیں فروخت ہو ہو کر ناچ گھروں اور شراب خانوں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ وہ علاقے جو پہلے تثلیث کے گہوارے شمار ہوتے تھے اب توحیدِ الٰہی کی منادی سے گونج رہے ہیں۔ بالخصوص افریقی ممالک میں اب عیسائی ہسپتالوں اور عیسائی سکولوں کی بجائے احمدیہ ہسپتال اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولز اِس کثرت اور سرعت کے ساتھ کھلتے جا رہے ہیں اور لوگ اس کثرت اور شوق کے ساتھ ان کی طرف رجوع کر رہے ہیں کہ وہاں کا زوال پذیر کلیسیا اسلام کی اِس روز افزوں ترقی پر بوکھلا اُٹھا ہے۔

اب کون کہہ سکتا ہے کہ انتہائی مایوسیوں کی گھٹاٹوپ تاریکی کے زمانہ میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کے مبارک دن کی مبارک ساعتوں میں حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کا عہد باندھنے والوں نے غلبۂ اسلام کے مہرِ درخشاں کی جو مسحور کن جھلک دیکھی تھی حسبِ بشارت وہ آفتابِ عالم تاب نہیں چڑھا اور اپنے کمال کی طرف نہیں بڑھ رہا۔ وہ اپنے کمال کی طرف اس شان سے بڑھ رہا ہے کہ اقوامِ عالم کے نامور دانشور حیرت و استعجاب کے عالم میں اس کے چڑھنے کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور اُن میں سے بعض اسے دیکھ کر پکار بھی اُٹھتے ہیں کہ دُنیا کا آئندہ مذہب اِسلام ہی ہوگا۔ ان کے یہ اعتراف آئے دن کتابوں، رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ یہ آفتاب جب اپنے پورے کمال کو پہنچنے کے بعد نصف النہار پر پہنچے گا تو پھر زوال پذیر نہ ہوگا اور یہ وہ وقت ہوگا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دی ہوئی بشارت کے عین مطابق دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام، اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور اس طرح بعثتِ مسیح موعود کی یہ اصل اور بنیادی غرض کہ تا دُنیا میں توحید پھیلے اور اوّلین و آخرین کے سردار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو، بہ تمام و کمال پُوری ہو کر اس دُنیا کو توحید پرستوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متوالوں سے اِس طرح بھر دے گی جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہیں۔ یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ نمایاں سے نمایاں تر ہونے والے آثار اس پر شاہد ناطق ہیں اور زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں۔

## اِنَّ مَوْعِدَکُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ

تاریک رات کے بعد جو اَب اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے جب غلبۂ اسلام کی صبح نمودار ہوگی اور دُنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آئے گا تو پھر ۲۳ مارچ کا دن تاریخِ اسلام ہی کا نہیں تاریخِ عالم کا ایک عہد آفریں اور انقلاب انگیز دن شمار ہوگا۔ ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا کیونکہ یہ خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے

## کہ

# خدا کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دُنیا میں قائم ہو

(ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودہویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دینِ متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علومِ لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"

(برکات الدعاء ص ۲۳)

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب ... اور تمام صفاتِ جمیلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کروں۔ میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اس لئے کہ میں آپ کا غلام ہوں اور آپؐ ہی کے مشکوٰۃِ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعوےٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مہر لگ چکی ہے۔ اس بات پر کہ کوئی شخص وصال الٰہی کے دروازہ سے آ نہیں سکتا بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء ص ۵)

# ہمارا خدا زندہ خدا ہے

## حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے

## یہ وہ تین امور ہیں جن سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہمیں متعارف کیا

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"تین بنیادی چیزیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو سکھائی ہیں اور در اصل وہی تین بنیادی چیزیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری کامیابی کا انحصار ہے۔

پہلی چیز یہ ہے کہ اسلام جس خدا سے ہمارا تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے وہ زندہ خدا ہے آپ نے دلائل کے ساتھ یہ بات واضح کی کہ دوسری سب اقوام اور اسلام کے دوسرے سب فرقے اس وقت خدا تعالیٰ کو زندہ طاقتوں والا اور زندہ قوتوں والا خدا نہیں سمجھتے۔

دوسری بنیادی چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دی وہ زندہ رسول ہے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ نعوذ باللہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابتر ہیں آپ کے کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ یعنی آپؐ کے ہاں جتنے بیٹے ہوئے سارے کے سارے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر کو دیکھ کر اور فنافی اللہ کے مقام پر نظر کرتے ہوئے آپ کو وعدہ دیا۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کہ بے شک جسمانی نرینہ اولاد نہیں رہی لیکن روحانی اولاد ہم تجھے اس کثرت سے دیں گے کہ دُنیا کا کوئی نبی تیرا مقابلہ نہیں کر سکے گا حتی کہ اگر دنیا کے تمام انبیاء کی روحانی اولاد کو اکٹھا کر دیا جائے تو بھی آپؐ کی روحانی اولاد زیادہ ہو گی، اسی مقام کی وجہ سے آپ کو خاتم النبیین کا لقب ملا۔

تیسری چیز جو بنیادی طور پر آپ نے جماعت کے ہاتھ میں دی وہ زندہ کتاب تھی مسلمان کہلانے والے کہتے تھے کہ جو پہلوں نے جو تفسیر لکھدی بس وہی ٹھیک ہے جیسے کسی نہر کا سارا پانی نکال لیا جائے تو کوئی اسے "نہر جاری نہیں کہے گا۔ جس نہر کا سارا پانی نکل جائے وہ خشک ہو جاتی ہے پس جب قرآن کریم کے تمام علوم پہلوں نے نکال لئے تو وہ خشک ہو گیا زندہ نہیں رہا چالو نہیں رہا گویا وہ نہر دُنیا کو فائدہ پہنچانے والی نہ رہی۔

تو یہ تین چیزیں، تین زندگیاں، تین طاقتیں ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں متعارف کیا۔ اور جن کے متعلق ہمارے دل میں پختہ یقین پیدا کیا وہ یہ کہ قرآن کریم زندہ کتاب ہے وہ یہ کہ محمد رسول اللہ ایک زندہ رسول ہیں۔ وہ یہ کہ ہمارا خدا جس نے قرآن کریم نازل کیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا وہ زندہ خدا، زندہ طاقتوں والا اور زندہ قدرتوں والا خدا ہے"

(الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ذریعہ

# قرآنِ عظیم کی وسیع تبلیغ و اشاعت اور اُس کے فضائل و کمالات کا اظہار

شیخ خورشید احمد

## ظہورِ مہدی کی اہم ترین غرض

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جس مسیح موعود اور مہدی مسعود کے آنے کی بشارت دی تھی اس کے ظہور کی اہم ترین غرض قرآن عظیم کی تبلیغ و اشاعت اور اس کے فضائل و کمالات کا اظہار تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الجمعہ میں جب وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم کے الفاظ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند کے ظہور کی بشارت دی تو اس سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اغراض کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر یہ بتایا کہ

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

یعنی آپ لوگوں کو قرآن پاک سکھاتے اور اس کی حکمتوں کو واضح کرتے ہیں اس میں دراصل یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ آنے والا مہدی معہود بھی اپنے آقا و مطاع (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرتے ہوئے قرآن عظیم کی تبلیغ و اشاعت کا خاص طور پر اہتمام کرے گا۔ اور اس کے فضائل و کمالات کے اظہار کے لئے اپنے تئیں وقف کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے مبعوث ہو کر اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ اعلان فرمایا:

الخیر کلہ فی القرآن
کتاب اللہ الرحمٰن
(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۴)

یعنی اے لوگو! سُن رکھو کہ ہر قسم کی تمام بھلائی اور خیر قرآن اور فقط قرآن ہی میں ہے جو کہ خدائے رحمٰن کی کتاب ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:

امرنی ان ادعو الخلق
الی الفرقان
(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۳)

یعنی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کو قرآن کی طرف بلاؤں اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو قرآن کریم سکھایا چنانچہ الہاماً فرمایا

الرحمٰن علم القرآن
لتنذر قوماً ما انذر
آباؤھم۔

یعنی خدائے رحمٰن نے خود تجھے قرآن سکھایا ہے تاکہ تُو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد ہی قرآن عظیم کے کمالات و برکات کا اظہار قرار دیا چنانچہ فرمایا:

"خدا نے مجھے بھیجا تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔"
(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

ترجمہ از عربی: اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو قرآن کریم کے اعجاز اس کی تلوار کے جوہر اور اس کے کلمات اور نظام کے منفرد ہونے سے انکار کرے۔

خدا کی قسم! ہم تو اس چشمے سے پیتے ہیں۔ اسی کی زینت سے آراستہ ہیں اسی کے سبب سے ہمارے کلام میں نور اور صفا ہے اور ہماری گویائی میں چمک اور درخشندگی اور تازگی اور خوبصورتی دکھائی دیتی ہے۔ مجھ پر قرآن کریم کے سوا اور کسی کا احسان نہیں۔ اس نے میری ایسی پرورش کی ہے کہ والدین بھی نہیں کر سکتے"
(الہدیٰ ص ۳۶)

## خدمت قرآن کی غیر معمولی توفیق

حضرت مہدی معہود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح غیر معمولی طور پر خدمت قرآن کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے لہٰذا طوالت کے خوف سے چند ایک امور ہی بتائے جا سکتے ہیں ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

قرآن پاک کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی خدمت کے دو اہم پہلو ہیں۔ اوّل قرآن عظیم کے متن کی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے مستند تراجم کی ایسے رنگ میں اشاعت جس سے یہ پاک اور عظیم روحانی صحیفہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے دوم اس کے حقائق و معارف اور اس کے فضائل و کمالات اور اس کی غیر محدود برکات کا ایسے طور پر اظہار جس سے واضح ہو جائے کہ یہ اکمل و کامل ترین کتاب ہے جس پر ہر خوبی ہر فضیلت اور ہر برکت ذاتی ختم ہے ان دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو خدا کے فضل سے قرآن عظیم کی خدمت کی خاص توفیق ملی۔ چنانچہ:

۱۔ قرآن کریم کے متن کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے یہ سامان مہیا فرمایا کہ مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ ہی پریس اور چھاپہ خانوں کے ذریعے کتب کی وسیع اشاعت کے سامان مہیا ہو گئے اس کے ساتھ ہی اذن الٰہی سے قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن تیار ہو گیا جو اوّلاً جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچوں کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ لیکن اس قاعدہ کی طرز کتابت اور اس کی ترتیب میں خدا تعالیٰ نے ایسی خصوصیت رکھی کہ نہ صرف برصغیر میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اسے غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کا متن پڑھنے کے لئے اس سے زیادہ سہل اور آسان اور کوئی قاعدہ موجود نہیں ہے اس کی بدولت لاکھوں بلکہ کروڑوں بچوں اور بڑوں کو پوری صحت کے ساتھ قرآن عظیم کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہو رہی ہے۔

## مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو قرآن کریم کا متن اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ کرنے اور اسے وسیع پیمانے پر شائع کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔ اور ایسے زمانہ میں حاصل ہوئی جبکہ قرآن کا ترجمہ کرنے اور اس پر غور کر کے اس کے اسرار و رموز تک پہنچنے کی طرف مطلق توجہ نہ تھی بلکہ اسے بدعت خیال کیا جاتا تھا۔

خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے ہالینڈ سے طبع کروانے کی توفیق ملی۔ جس کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پھر جرمن اور ڈچ زبانوں میں تراجم شائع ہوئے۔ ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ شائع ہوا مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں ترجمہ مع تفسیر شائع ہوا۔ یوگنڈا کی زبان میں کئی پاروں کا ترجمہ شائع ہوا اس کے علاوہ فرانسیسی، ہسپانوی، اٹالین، روسی اور ہنگری زبانوں میں بھی تراجم تیار کئے گئے۔ انڈونیشی زبان میں بھی ترجمہ تیار کیا گیا۔ خلافت ثالثہ کے عہد میں اس مقدس کام میں مزید وسعت پیدا ہو گئی حتیٰ کہ اب تک انگریزی ترجمہ قرآن، تفسیر صغیر، خلاصہ تفسیر القرآن انگریزی۔ قرآن کریم کا متن بصورت حمائل لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوا۔ اور یہ تو ابھی ابتدا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ یہ عزم کر چکے ہیں کہ قلیل ترین عرصہ میں قرآن کریم کا متن نہایت صحت کے ساتھ اور اعلیٰ درجہ کی طباعت کے ساتھ شائع کر کے دنیا کے ہر پڑھے لکھے انسان تک پہنچا دیا جائے گا۔ اور پھر دنیا کی ہر معروف زبان میں اس کا ترجمہ شائع کر کے اور تیسرے مرحلہ کے طور پر قرآنی حقائق و معارف کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جائے گی۔ جس سرعت کے ساتھ اس پروگرام پر عمل درآمد ہو رہا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ مستقبل قریب میں یہ عظیم مقدس کام پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا اور اس طرح دنیا میں ایسے رنگ میں قرآن کریم کی اشاعت ہو سکے گی جس کی کوئی مثال اس سے پہلے نہیں مل سکتی

قرآن کریم کی اس خدمت نے شیریں پھل بھی بہم خدا کی تائید و نصرت اور سعید الفطرت روحوں کے قبول اسلام کی صورت میں مل رہے ہیں ہمارے مبلغین کی بدولت دنیا کے مقتدر اور ذی علم اصحاب میں اس پاک کتاب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا ہے اور اسلام کے حق میں ایسی فضا پیدا ہو رہی ہے کہ جو انشاء اللہ بالآخر دنیا میں غلبہ اسلام کا موجب ہو گی چنانچہ لندن کے ایک مشہور اخبار نے حال ہی میں قرآن کریم کی اس خدمت کا ذکر کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ لکھا کہ

"جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے دنیا کی متعدد زبانوں میں مستند تراجم شائع کر کے مغربی دنیا میں اسلامی فکر و علم کو سمجھنے کا بہترین شعور پیدا کر دیا ہے۔"

## قرآن کریم کے روحانی کمالات و فضائل کا اظہار

جہاں تک قرآن کریم کے روحانی کمالات اس کے حیرت انگیز حقائق و معارف اور اس کی روحانی برکات کے اظہار کا تعلق ہے اس بارے میں بھی حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی مساعی ناقابل فراموش ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اس کی طرف مطلقاً کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ دنیا کی دیگر مقدس کتب کی طرح قرآن کریم کو بھی ایک ایسے تعویذ کے رنگ میں استعمال کیا جاتا تھا جسے کھول کر اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے حقائق و معارف نیز اس کے روحانی کمالات و تاثیرات سے دُنیا کو روشناس کرایا۔ آپ نے مخالفین اسلام کو للکارا اور انہیں بار بار چیلنج دیئے کہ وہ قرآنی حقائق اور صداقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں آئیں لیکن کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے روشن نشانوں اور دلائل کے ساتھ یہ امر واضح فرمایا کہ قرآن حکیم دُنیا کی وہ آخری مکمل ترین کتاب ہے جو ہر زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق بنی نوع انسان کی مکمل رہنمائی کرتی ہے یہ خدائی قول ہے جو خدائی فعل (قانونِ قدرت) سے عین مطابقت رکھتا ہے اس کی برکات ہر زمانہ میں زندہ اور تازہ ہیں۔ اور اس کی ہر آیت اور ہر لفظ اپنے اندر خاص حکمت اور شان رکھتا ہے اس کی فصاحت و بلاغت اس کے حقائق و معارف اس کی پیشگوئیاں اور اس کے روحانی کمالات و برکات ہر لحاظ سے بے نظیر ہیں حضور نے بنیادی طور پر جن قرآنی فضائل و حقائق کو بیان فرمایا اس کی توضیح و تشریح میں حضور کے خلفائے کرام کی بیان فرمودہ تفسیر بھی ایک منفرد اور نمایاں شان کی حامل ہے جن لوگوں نے بھی اسے مطالعہ کیا وہ یہ اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے کہ اس زمانہ میں قرآن عظیم کے کمالات اور اس کے اندر مخفی روحانی خزائن کا حقیقی علم اسے مطالعہ کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

## قرآن کریم کی چند خصوصیات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے والہانہ اور عاشقانہ انداز میں قرآن حکیم کی جن خوبیوں پر اور اس کے نفائس پر اپنی ایمان افروز تصنیفات میں روشنی ڈالی ہے اس کا کسی قدر اندازہ حضور کے مندرجہ ذیل حوالوں سے لگایا جا سکتا ہے جو بطور نمونہ درج کئے جا رہے ہیں:-

۱۔ "قرآن شریف میں دو امر کا التزام اول سے آخر تک پایا جاتا ہے ایک عقلی وجوہ اور دوسرے الہامی شہادتیں۔ یہ دونوں امر فرقان مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں جو ایک دوسرے ..... پر اثر ڈالتے چلے جاتے ہیں" (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۷۱)

۲۔ "فرقان مجید نے اپنی فصاحت بلاغت کو صداقت اور حکمت اور ضرورت حقہ کے التزام سے ادا کیا ہے اور کمال ایجاز سے تمام دینی صداقتوں پر احاطہ کر کے دکھلایا ہے ... ہر ایک اعتراض کا جواب دیا ہے کوئی صداقت نہیں جس کو بیان نہ کیا کوئی فرقہ ضالہ نہیں جس کا رد نہیں لکھا اور پھر کمال یہ کہ کوئی کلمہ نہیں کہ بلا ضرورت لکھا ہو کوئی بات نہیں کہ بے موقع بیان کی ہو ..... فصاحت کا وہ مرتبہ کامل دکھلایا جس سے زیادہ متصور نہیں بلاغت کو اس کمال تک پہنچایا کہ کمال حسن ترتیب اور موجز اور مدلل بیان سے علم اولین و آخرین ایک امی چھوٹی سی کتاب میں بھر دیا" (براہین حصہ چہارم)

۳۔ "قرآن کریم کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی" (چشمہ معرفت)

۴۔ "قرآن شریف حکمت ہے اور مستقل شریعت ہے ساری تعلیموں کا مخزن ہے اور اسی طرح پر قرآن شریف کا ایک معجزہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے اور دوسرا معجزہ قرآن شریف کا اس کی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

۵۔ "یہ قرآن شریف ہی کا معجزہ ہے کہ ہم تحدی کر رہے ہیں کہ ہمارے بالمقابل قرآن شریف کے حقائق و معارف عربی زبان میں لکھو اور کسی کو یہ قدرت نہیں ہوتی کہ مقابلہ کے لئے نکل سکے ...... اس کی اصل غرض یہی ہے کہ تا قرآن شریف کا معجزہ ثابت ہو" (...)

۶۔ "قرآن کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۷۔ "قرآن شریف کے دو حصے ہیں بلکہ تین۔ ایک تو وہ حصہ ہے جس کو ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی جو امی ہوتے ہیں سمجھ سکتے ہیں۔ اور دوسرا وہ حصہ ہے جو اوسط درجہ کے لوگوں پر کھلتا ہے۔ ..... تیسرا حصہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اعلیٰ درجہ کے علوم سے بہرہ ور ہیں اور فلاسفر کہلاتے ہیں۔ یہ قرآن شریف کا ہی خاصہ ہے کہ وہ تینوں قسم کے آدمیوں کو یکساں تعلیم دیتا ہے" (الحکم ۳ مئی ۱۹۰۱ء)

۸۔ "جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے امام عالی مقام ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق قرآن پاک کی زیادہ سے زیادہ خدمت اور اشاعت کی توفیق بخشے آمین

## سلام بحضور مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام

اے راہِ دینِ حقیقت کے شہسوار سلام
حضورِ سرورِ عالم کے جاں نثار سلام

غلامِ احمدِ مرسل۔ حبیبِ ربانی — وجودِ مرکزِ انوار بزمِ نورانی
ترے وجود پہ قرباں متاعِ علم و خرد — تری حیات پہ نازاں حیاتِ انسانی

اے دیں کے مردِ جری مردِ کامگار سلام
حضورِ سرورِ عالم کے جاں نثار سلام

ترے وجود سے ملت میں زندگی آئی — گلِ حیات کے چہرے پہ تازگی آئی
جو خشک کھیت تھے دیں کے وہ لہلہا اٹھے — جو بجھ رہے تھے چراغ ان میں روشنی آئی

اے کشتگانِ ضلالت کے رستگار سلام
حضورِ سرورِ عالم کے جاں نثار سلام

تجلیات کے چشمے بہا دیئے تُو نے — علومِ نو کے خزانے لٹا دیئے تُو نے
جو درمیاں تھے خدا اور اس کے بندوں میں — خدا گواہ! وہ پردے اٹھا دیئے تُو نے

اے کشتِ دیں کی مسرت بھری بہار سلام
حضورِ سرورِ عالم کے جاں نثار سلام

ہے حق تو یہ کہ تُو اک چشمۂ دوام ہوا — تجھی سے رحمتِ باری کا فیضِ عام ہوا
مٹے کچھ ایسے جہالت قلوبِ انساں سے — خدا خود عرش پہ بندوں سے ہمکلام ہوا

اے ابرِ رحمتِ باری کی آبشار سلام
حضورِ سرورِ عالم کے جاں نثار سلام

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے مثال عشق

(سلطان احمد پیر کوٹی)

یوں تو امت محمدیہ کے ہر فرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے اور کون ہے جسے یہ دعویٰ نہیں لیکن عشق رسول کا انتہائی مقام حاصل ہونا کار دارد ہے اس مقام کو وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو محبت و اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا کی حد تک پہنچا ہوا ہو۔ ایسا فرد وحید عشق کے جملہ تقاضوں کو پورا کر دکھاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے دائمی معیت اور یگانگت کا اعزاز عطا کیا جاتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی و اتباع اور آپ کی ورثہ والا صفات کے عشق و محبت کو کمال تک پہنچانے کے ذریعہ اس مقام کو حاصل کیا جہاں من و تو کا سوال باقی نہیں رہتا آپ کی ہر تقریر ہر تحریر ہر قول ہر فعل ہر حرکت اور ہر سکون عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ سے لبریز تھا۔ آپ کی زندگی کا ستون آپ کی روح کی غذا اور آپ کی زندگی کا باعث و سبب ہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں "جس طرح ایک عمدہ قسم کے اسفنج کا ٹکڑہ جب پانی میں ڈال کر نکالا جاوے تو اس کا ہر رگ و ریشہ اور ہر خانہ و گوشہ پانی سے بھرپور نکلتا ہے اور اس کا کوئی حصہ ایسا نہیں رہتا کہ جس میں پانی کے سوا کوئی اور چیز ہو۔ اسی طرح دیکھنے والے کو نظر آتا تھا کہ آپ کے جسم اور روح کا ہر ذرہ عشق الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا بھرپور ہے کہ اس میں کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے۔" اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں "اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات کہی تھی کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ کَانَ خُلُقُہٗ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اِتِّبَاعِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"

آپ نے صفات و اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حد تک رچایا کہ آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل مظہر بن گئے۔ آپ کی لوح قلب نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش و نگار کی پوری پوری تصویر اتار لی اور جس طرح آئینہ میں سے نظر آنے والا عکس اپنے اصل سے جدا نہیں ہوتا اسی طرح آپ کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ وجود ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

میں کلی طور پر اس کے عشق میں پوشیدہ ہو گیا ہوں
میں وہی ہوں میں وہی ہوں میں وہی ہوں

جانِ من از جانِ او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں ذکا

میری جان اس کی جان سے غذا حاصل کرتی ہے
اور میرے گریبان سے وہی سورج ظاہر ہو گیا ہے

جیسے خادم کو مخدوم سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ شاخ کو اس کی جڑ سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا کامل اتحاد اور نفی غیریت کی وجہ سے آپ کا وجود کوئی علیحدہ وجود نہیں رہا تھا۔ آپ کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی شخص آئینہ میں اپنی شکل دیکھے تو وہ شکل جو آئینہ میں نظر آتی ہے وہ اپنی اصل کی غیر نہیں ہوتی اس میں اصل ہی کے خواص اور صفات ہوتے ہیں یہی آپ کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کا عکس اور پرتو تھا اس سے خارج کوئی چیز نہیں تھا جو شخص محبت اور عشق کا مدعی ہو وہ اپنے محبوب اور معشوق کے احکام اور منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اپنے عشق و محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے اس تقاضائے محبت و عشق کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح پورا کیا حضور علیہ السلام کے اپنے ہی الفاظ میں سنئے۔ فرماتے ہیں:۔

مَا رَأَیْتُ اِثْرًا مِنْ اٰثَارِ النَّبِیِّ اِلَّا قَفَوْتُہٗ وَلَا جَبَلًا مِنْ جِبَالِ الْمُشْکِلَاتِ اِلَّا عَلَوْتُہٗ۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۳)

میں نے آثار نبویہ میں سے کوئی اثر نہیں دیکھا۔ مگر میں نے اس کی پیروی کی ہے اور مشکلات کے ہر پہاڑ کو سر کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کی پیروی کرنا ہماری فطرت میں شامل ہے اور ہر چیز جو آپ سے ثابت ہو وہ ہمارا ایمان ہے۔

اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی ہماری جماعت میں داخل ہو کر خدا تعالےٰ سے سچی محبت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اتباع نہیں کرتا وہ چھوٹا ہو یا بڑا کاٹ ڈالا جائے گا اور خدا تعالےٰ کے غضب کا نشانہ ہو گا۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

عاشق اپنے معشوق کے سوا کسی اور کی طرف ملتفت نہیں ہوتا اور اس کے غیر سے کوئی ربط اور تعلق قائم نہیں کرتا وہ اس کے سوا کسی اور سے دلی وابستگی نہیں رکھتا اگر وہ اپنے معشوق کے سوا کسی طرف متوجہ ہوتا ہے اس سے وابستگی اور تعلق پیدا کر لیتا ہے تو اس کا عشق کامل نہیں اس کا محبت کا دعویٰ صادق نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تقاضائے محبت و عشق کو بھی نہایت اعلیٰ رنگ میں پورا کیا ہے۔ آپ کو ہر دم یہی خیال رہتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم میں اضافہ ہو آپ کا نام بلند ہو آپ کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچے اس کے سوا آپ کو کسی اور کام کا فکر نہ تھا کیا خوب فرماتے ہیں

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

نیز فرماتے ہیں

بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آنِ محمد
مرا آں گوشۂ چشمے بباید
نخواہم جز گلستانِ محمد

کسی اور محبوب سے میرا کوئی تعلق نہیں کہ میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز و ادا کا مقتول ہوں مجھے تو آپ کی نظر کرم کی ضرورت ہے مجھے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کی ہی خواہش ہے

کہتے ہیں مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ ۔ انسان اگر کسی چیز سے محبت کرنے لگ جاتا ہے تو اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے آقا و مطاع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا دعویٰ فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

خدا تعالےٰ کے بعد میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہوں اگر اسی بات کا نام کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں آپ کا عشق میرے وجود کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے وجود میں مندرجہ بالا ضرب المثل کیسے صادق آتی ہے۔ دیکھنے والے جانتے ہیں کہ آپ ہر تقریر میں ہر مجلس میں اور ہر وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور آپ پر درود و سلام بھیجنے میں محو رہتے۔ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی غذا تھی جس طرح مادی جسم بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح آپ کی زندگی کا انحصار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور تعریف پر تھا۔ فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يا حِبِّ إنّكَ قد دخلتَ محبّةً
في مُهجتي ومَدارِكي وجَناني
مِن ذكرِ وجهكَ يا حديقةَ بهجتي
لم أخلُ في لحظٍ ولا في آنِ
وذكرُ المصطفى روحٌ لقلوبٍ
وصارَ لمهجتي مثلَ الطعامِ
فقدِ اصطفيتُ مهجتي ذكرَ حمدِهِ
كأنّ لنا هذا المتاعَ تزوّدا
وإنّ رسولَ اللهِ مهجةُ مهجتي
ومِن ذكرِهِ الأحلى كأنّي متيّمُ

اے میرے پیارے تیری محبت میری جان اور حواس اور دل میں سرایت کر گئی ہے اے میری خوشی اور مسرت کے چشمے میں کسی لحظہ اور آن تیرے ذکر سے فارغ نہیں رہتا تیرا ذکر میرے دل کی روح کے طور پر ہے وہ میری جان کے لئے مثل غذا کے ہے میں نے اپنی جان سے تیری تعریف کے ذکر کو پسند کر لیا ہے اور یہ بات مجھے زادِ راہ کے طور پر کافی ہے تو میری جان کی جان ہے اور تیرے میٹھے ذکر سے ہی میں سرشار ہوا ہوں

پھر صرف یہی نہیں تھا کہ بیداری کے اوقات میں ہی آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں محو رہتے نیند کے اوقات اس سے خالی رہتے بلکہ نیند کے اندر بھی اگر آپ کو کوئی خیال آتا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا خیال آتا فرماتے ہیں:-

پُر است یادِ او ہمہ جان و دلم
بخواب اندر اندیشہ ہم نگسلم

میرا دل اور جان آپ کی یاد سے پُر ہے خواب کے اندر بھی مجھے کوئی اور خیال نہیں آپکی زندگی میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور غم و الم کی آندھیاں چلیں لیکن آپ کی آنکھوں نے کبھی آپ کے جذبات قلب کی چغلی نہیں کی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر جب بھی آپ کی زبان مبارک پر آتا آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور کبھی یہ نظارے آپ کے صحابہؓ کے سامنے بھی آ جاتے انہیں بھی آپ کے جذبات قلب کا آپ کی آنکھوں کے اظہار کے ذریعہ علم ہو جاتا۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دن مسجد مبارک میں دوپہر کے وقت داخل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں چہل قدمی فرما رہے ہیں آنکھوں پر رومال رکھا ہوا ہے اور حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر گنگنا رہے ہیں

كنتَ السوادَ لناظري فعمي عليكَ الناظرُ
من شاءَ بعدكَ فليمتْ فعليكَ كنتُ أحاذرُ

میرے قدموں کی آہٹ سن کر آپ نے اپنی آنکھوں سے رومال ہٹایا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

آپ ساری عمر اپنے محبوب اور آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں تڑپتے رہے آپ کی اس تڑپ کا کسی قدر اندازہ ان اشعار سے لگایا جا سکتا ہے

جسمي يطيرُ إليكَ مِن شوقٍ علا
يا ليتَ كانتْ قوّةُ الطيرانِ

میرا جسم غالب شوق کے سبب آپ کی طرف اڑا جاتا ہے کاش مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

اگر طائرے گردم اے مصطفےٰ
پرم سوئے شہرت بہر پا و بال
بہر شب کنم نالہ ہا پُر الم
بدردِ فراق و بشوقِ وصال

یا رسول اللہ اگر میں ایک پرندہ بن جاؤں تو میں اپنے تمام پر و بال کے ساتھ آپ کے شہر کی طرف پرواز کروں۔ آپ کے فراق کے درد اور وصال کے شوق کی وجہ سے میں ہر وقت دردناک آہ و بکا کرتا ہوں

مے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر مے داشتم بال و پرے

اگر میرے بال و پر ہوتے تو میں ہر دم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ میں اڑتا پھرتا۔

ہم چنیں عشقم بروئے مصطفےٰ
دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفےٰ

مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا عشق ہے کہ میرا دل پرندہ کی مانند آپ کی طرف اڑ کر جاتا ہے

ایک عاشق صادق اپنے محبوب اور معشوق کی خاطر اپنا مال جان اور آبرو غرض ہر پیاری سے پیاری چیز قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے وہ اس کی خاطر ہر خطرہ کو مول لیتا ہے بڑی سے بڑی مشکل کو برداشت کرتا ہے اس کی آن اور حفاظت کی خاطر بڑے سے بڑا کام کرنے کو تیار ہو جاتا ہے اور یہ خیال دل میں نہیں لاتا کہ اس کی کمزور جان اس کام کو انجام بھی دے سکے گی یا نہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مجازی عاشقوں نے بھی اپنے محبوبوں کی مادی محبت کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ پھر ایک حقیقی عاشق اس قسم کی قربانی پیش کرنے سے کیوں دریغ کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مطاع اور محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہر قسم کے خطرات کو مول لیا۔ ہر قسم کا دکھ اٹھایا اور مالی و جانی قربانی جس کی بھی ضرورت پیش آئی اسے بے دریغ پیش فرمایا فرماتے ہیں:-

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں جمایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اڑایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

نیز فرماتے ہیں:-

وكم مِن مصائبِ الرسولِ أذقتُها
وكم مِن تكاليفٍ سمعتُ تودّدا
وغمٍّ يفوقُ ظلامَ ليلٍ مظلمٍ
وهولٍ كليلِ السلخِ يبدي تهدّدا
وضيرٍ كضربِ الفأسِ صدّتْ شيعةً
وخوفٍ كأصواتِ الصواعقِ قد بدا
فأشكُلُ تلكَ الحقَّ مِن دونِ مهجتي
وأسئلُ ربّي أن يزيدَ التشدّدا
وموتي بسُبلِ المصطفى خيرُ ميتةٍ
فإن فُزتُها فُزنا حشرتُ بالمقتدى

کتنی ہی مصیبتیں ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں اٹھا رہا ہوں اور کتنی ہی تکالیف ہیں جو میں محبت کی وجہ سے برداشت کر رہا ہوں ایسے غم ہیں جو اندھیری رات کے اندھیرے سے بھی بڑھ کر تاریک ہیں اور ایسی وحشتیں ہیں جو چاند کی سلخ کی رات کی طرح ڈراتی ہیں۔ کئی دکھ ہیں جو کلہاڑی کی چوٹ کی طرح اپنی تلوار لٹکائے ہوئے ہیں اور کئی خوف ہیں جو آندھیوں کی آواز کی طرح ظاہر ہوئے ہیں یہ تمام مصائب اپنے مولیٰ کی رضا کی خاطر ہی برداشت کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ اس راہ میں اور بھی تشدد ہو۔ میری موت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں اچھی موت ہوگی۔ اگر میں اس میں کامیاب ہوا۔ تو میں اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھوں گا۔

اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی تو دلی خواہش۔ دعا اور عزم یہی تھا کہ محبوب کی راہ میں اس کی جان قربان ہو اور اگر اس کی راہ میں کوئی تکلیف اور دکھ برداشت کرنے کا موقع پیدا ہو جاتا تو وہ ایسا موقع میسر آنے پر خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہوتا۔ فرماتے ہیں:-

منت دارم کہ من بردم غم اہل روزگار
صد بلا را میخرم از ذوقِ آں عیش نعیم
در رہِ عشقِ محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم

یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں دنیاداروں کے خلاف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمہ کا مزہ حاصل کرنے کے لئے ہزاروں دکھ خرید رہا ہوں میری یہی تمنا ہے یہی دعا ہے اور پختہ ارادہ ہے کہ آپ کے عشق کی راہ میں میرے سر و جان قربان ہوں۔ یہی منشاء تھا اور عزم تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو عشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں دوسروں سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

سکر راہ بردم بجوئی اے بے پایاں تو
جاں گدازم بہر گر دیگرے خدمتگزار
یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ موئے تو ام
وقف راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار
دل نہ ترسد بہر تو مرا از موت ہم
پا بیدادی ہا بہیں خوش میروم پائیدار

چونکہ میں آپ کی بے پایاں خوبیوں کا تجربہ رکھتا ہوں اسلئے اگر آپ کے لئے دوسرے لوگ خدمت کے لئے حاضر ہیں تو میں جان فدا کرنے کو تیار ہوں۔ میں آپ کے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے لاکھ جانیں بھی ملیں تو میں تیری راہ میں وقف کر دوں۔۔ آپ کی محبت کی وجہ سے میرا دل موت سے نہیں ڈرتا۔ میرا استقلال دیکھئے میں صلیب کے نیچے خوش خوش جا رہا ہوں۔

ایک عاشق صادق نہ صرف اپنے محبوب کے بدخواہوں اور دشمنوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ خود ان کا دشمن ہو جاتا ہے وہ اپنے محبوب کی خاطر کوئی بری بات یا دشنام سن نہیں سکتا وہ اس پر حملہ کرنے والوں کے سامنے تلوار سونت کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے محبوب و مطلوب کے بدخواہوں اور دشمنوں کی بدکلامیوں اور دشنام دہیوں سے متعلق فرماتے ہیں

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین تاریخی انکشافات

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبحر علمی کا یہ نمایاں پہلو ہے کہ آپ نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے اس پر سیر حاصل بحث کی اور اسلام کی عظمت و حقانیت کو قائم کرنے کے لئے آپ نے تمام وسائل کو اختیار فرمایا ہے۔ آپ کی غیرت اسلامی یہ گوارا نہیں کر سکتی تھی کہ ایک امر جس سے اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی فضیلت کا اظہار ہو سکتا ہو تشنہ چھوڑا جائے اتمام حجت کا بہترین طریقہ یہی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا یہ ایک نمایاں باب ہے اور آپ کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے مضبوط بند بنایا۔

عیسائیت کا اساسی محور مسیح کی صلیبی موت ہے اور عیسائی اس موت کو اپنے گناہوں کا کفارہ یقین کرتے ہیں چنانچہ مشہور امریکی پادری ڈاکٹر زویمر جو عرصہ دراز تک قاہرہ میں مقیم رہے تحریر کرتے ہیں:

"کیف یتبرر الانسان عند اللہ؟ والجواب بواسطۃ موت المسیح الکفاری فقط لیس من طریق آخر۔ فاذا کان ایماننا ھذا خطأ کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلۃ"

(السر العجیب فی فداء الصلیب مطبوعہ مصر)

یعنی انسان اللہ کے ہاں کسی طرح گناہوں سے بری ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف مسیح کے کفارہ یعنی صلیبی موت کے عقیدہ کے ذریعہ سے کسی اور واسطہ سے ہرگز نہیں اور نہ کسی اور ذریعہ سے۔ اگر ہمارا یہ ایمان (یعنی صلیبی موت پر ایمان) غلط ثابت ہو جائے تو ہماری ساری مسیحیت ہی باطل اور لغو ثابت ہو جائے گی۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے عیسائیوں کی اس بلند و بالا عمارت پر ایسی کاری ضرب لگائی جس سے عیسائیت کی یہ عمارت پیوند خاک ہو گئی۔

۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وسیع تحقیق کے بعد یہ تاریخی انکشاف دنیا کے سامنے پیش کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے اس عظیم الشان انکشاف نے مذہبی دنیا میں ایک ہل چل ڈال دی اور آپ نے ایک معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرمائی اس کتاب میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے مختلف ادوار اور مواقف کو تجزیہ کرتے ہوئے تاریخی رنگ میں یہ ثابت کیا ہے کہ کشمیر کے باشندے دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ چنانچہ جب بخت نصر بابل کے بادشاہ نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اسے تباہ و برباد کر دیا تو ان ایام میں بنی اسرائیل کے دو قبیلوں کو اس نے اپنی غلامی میں لے لیا اور ان کو بابل میں قید کر دیا گیا بقیہ دس قبائل نے مشرق کی طرف ہجرت کر کے افغانستان اور کشمیر میں سکونت اختیار کر لی۔ چنانچہ اہل کشمیر کے خد و خال ان کی عادات ان کی رہائش مکانات کی طرز تعمیر۔ رسم و رواج شہروں اور تاریخی مقامات۔ پہاڑوں اور ندیوں کے نام بنی اسرائیل سے بہت حد تک مشابہت رکھتے ہیں کشمیری زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی زبان کے ہیں۔ یہ سب اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اہل کشمیر کے بنی اسرائیل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔

"رسولاً الی بنی اسرائیل"

یعنی آپ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آئے تھے۔ انجیل میں ان کا دعویٰ اپنے الفاظ میں موجود ہے کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں

واقعات اور تاریخ اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام ملک فلسطین میں (جو شام کا ایک حصہ ہے) بنی اسرائیل کی دو قوموں کو حق تبلیغ کر چکے اور ان کے ہاتھوں تکالیف اور بدسلوکی دیکھی اور ان کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ مگر خدائی ہاتھ نے اپنا معجزہ دکھایا اور ان کی وفات صلیب پر نہ ہوئی اور صلیب کے زخموں کے مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین کے ذریعہ علاج سے آپ شفایاب ہو گئے تو واقعہ صلیب کے بعد آپ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ہجرت کر کے مشرق کی طرف آ گئے اور نصیبین کے راستہ سے افغانستان میں آئے جہاں اس کے آثار موجود ہیں اور وہاں سے کشمیر میں وارد ہوئے یہ کتاب اپنے مندرجات کے لحاظ سے ایک بے نظیر ریسرچ ہے اور انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایک شخص نے قادیان کی گمنام بستی میں یہ تاریخی انکشاف کیا جس میں ان تاریخی مراجع اور کتب کے حوالجات موجود ہیں جو نایاب ہیں اور صرف یورپ اور انگلستان کی لائبریریوں میں موجود ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں اپنے فرائض نبوت ادا کرتے رہے اور ۱۲۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کے مزار کو قبر یوز آسف یا عیسیٰ صاحب کی قبر کہا جاتا ہے۔ لفظ یوز آسف یسوع آسف سے بگڑا ہوا ہے اور آسف کے معنے افسوس کرنے والا ہے۔ کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں آئے تو آپ واقعہ صلیب قوم کی مخالفت اور درپے قتل کے منصوبہ پر افسوس کرتے رہے۔ اسلئے یسوع آسف مشہور ہو گئے نیز قبر شہر سری نگر سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور عام زیارتگاہ ہے۔

یہ وہ عظیم الشان تاریخی اور علمی انکشاف تھا جس نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور اس تحقیق کے ٹھوس دلائل سے عیسائی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی اور ہمیشہ کے لئے چرچ میں خطرہ کی گھنٹی بجا دی گئی جو بج رہی ہے اور بجتی رہے گی اور آنے والے مسیح کے متعلق حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی تھی کہ یکسر الصلیب، وہ پوری ہوئی۔ صلیب کو پارہ پارہ کر دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس پر شوکت انداز سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان کے مذہب (عیسائیت) کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے"

(ازالہ اوہام)

بانی احمدیت علیہ السلام نے وفات مسیح ثابت کر کے اور قبر مسیح کی نشاندہی کر کے ایک کاری ضرب لگائی ہے۔ چنانچہ مشہور پادری ڈاکٹر یوحن جونز صاحب پرنسپل جامعہ الٰہیات حیدرآباد دکن اپنی کتاب Christianity Explained to Muslims میں رقمطراز ہیں:۔

"مسیح کے صلیبی واقعہ کے متعلق قرآن کی متعلقہ عبارتوں کا جو مطلب احمدی صاحبان نے نکالا ہے اس سے مسیحی ایمان کی بنیاد پر بھی ایک کاری ضرب لگانا مقصود ہے"

۱۹۶۷ء (اردو ایڈیشن)

اکابرین اسلام اور علماء ازہر و مشاہیر عرب نے بانی احمدیت کی وفات مسیح کے متعلق تحریرات سے جہاں اتفاق کیا ہے جیسا کہ مفتی مصر علامہ محمد عبدہ الاستاذ رشید رضا ایڈیٹر المنار، شیخ محمود شلتوت شیخ الازہر اور استاذ مصطفیٰ مراغی شیخ الازہر نے اپنی تفاسیر و مضامین میں تحریر کیا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ علامہ رشید رضا نہ صرف وفات مسیح کے قائل تھے بلکہ وہ بانی احمدیت کی اس تحقیق جدید و انکشاف عظیم کے بھی معتقد تھے کہ کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر موجود ہے چنانچہ علامہ موصوف نے اس انکشاف کی روشنی میں المنار جلد ۱۵ میں جو مفصل تحریر کیا ہے، اس کا عنوان "القول بھجرۃ المسیح الی کشمیر" ہے اس کا مختصر خلاصہ یوں تحریر کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ووفقرا دلا الی الہند و
موتہ فی ذٰلک البلد
ببعید عقلاً ولا نقلاً

یعنی مسیح کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر کے چلے جانا اور اس شہر (سرینگر) میں آپ کا وفات پانا دور از عقل اور نقل نہیں ہے۔

بانی جماعت احمدیہ کی اس عظیم تحقیق کے بعد اب عیسائی محققین . . . . . . . اس نظریہ اور عقیدہ پر کتب تحریر کر رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے

اس قسم کی کتب اور ریسرچ کا یہ نتیجہ رونما ہوا ہے کہ پوپ کو یہ اعلان کرنا پڑا ہے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کر سکتے کہ مسیح کی موت کفارہ ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ مسیح کا خون کفارہ ہے

یہ ہے وہ تبدیلی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وفات مسیح اور قبر مسیح سے متعلق عظیم انکشاف سے ہو رہی ہے

(۲)

آپ نے ۱۸۹۵ء میں یہ علمی انکشاف فرمایا کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے آپ نے ایک کتاب "منن الرحمٰن" تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں اس نظریہ کو مدلل انداز میں تحریر فرمایا۔ اور اپنی اس علمی تحقیقات کے پیش نظر تحدی کرتے ہوئے پانچ ہزار روپیہ ہر اس شخص کے لئے پیش کیا جو عربی زبان کے سوا کسی دوسری زبان کا ام الالسنہ ہونا ثابت کرے آپ فرماتے ہیں:

"دنیا میں صرف قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوئی جو ام الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع اور سر چشمہ ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ الہٰی کتاب کی تمام تر زینت اور فضیلت اسی میں ہے کہ ایسی زبان میں ہو جو خدا تعالیٰ کے منہ سے ہو اور اپنی خوبیوں میں تمام زبانوں سے بڑھی ہوئی اور اپنے نظام میں کامل ہو . . . . . . مجھے خدا تعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور ام الالسنہ جس کے لئے پارسیوں عبرانی والوں اور آریہ قوم نے اپنی اپنی جگہ دعوے کئے کہ وہ انہی کی زبان ہے وہ عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی اور خطا پر ہیں"

منن الرحمٰن

اس تحقیق کا بنیادی مفاد یہی ہے کہ قرآن کریم آسمانی صحیفہ جو عربی زبان میں نازل ہوا ہے وہ یہی الہٰی کتابوں میں سے اعلیٰ و اکمل ہے اور رسولوں میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ اسلام کی عظیم فتح ہے۔

۱۹۳۵ء میں مشہور عیسائی محقق اور پادری الاستاذ القطاس کرملی جو عربی زبان کے مسلمہ عالم اور فاضل محقق ہیں انہوں نے "اکتمال العربیۃ" کتاب تحریر کی جس میں یہ تحریر کیا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اور دنیا میں پہلا شخص میں ہوں جس نے اس نظریہ کو پیش کیا ہے مگر بانی احمدیت اس نظریہ کو ۱۸۹۵ء میں پیش کر چکے تھے

(۳)

تبلیغ اسلام اور فضیلت اسلام کے اظہار میں آپ نے یہ انکشاف بھی کیا کہ سکھ مذہب کے پہلے گورو حضرت بابا نانک مسلمان تھے اس انکشاف کی بناء آپ کے ایک کشف پر تھی جس میں آپ نے حضرت بابا نانک کو ایک مسلمان کی شکل میں دیکھا اور آپ کو تفہیماً بتلایا گیا کہ حضرت بابا نانک نے بھی آپ کی طرح اسلام کے چشمہ صافی سے پانی پیا ہے اس کشف کی وجہ سے آپ کو زبردست تحریک ہوئی کہ اس سلسلہ میں تحقیقات کی جائے۔ ابتداء میں ایک وفد کی تشکیل کی گئی جس نے یہ رپورٹ پیش کی کہ ڈیرہ بابا نانک میں ایک چولہ موجود ہے۔ جو کابلی مل کی اولاد کی تحویل میں ہے اور اس پر قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ مزین ہیں اور اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام بھی لکھا ہوا ہے اس خوشکن خبر پر حضور علیہ السلام نے بنفس نفیس اس چولہ کے دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ خدا تعالیٰ نے خاص نصرت اور تائید فرمائی کہ جس طریق سے آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اس چولہ کی زیارت کی ایسا موقعہ آج تک کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔

اس سلسلہ میں آپ نے ایک کتاب "ست بچن" نامی تصنیف فرمائی جس میں آپ نے حضرت بابا نانکؒ کے مسلمان ہونے پر زبردست دلائل تحریر فرمائے ہیں جن میں نمایاں اہمیت باوا صاحب کے اس چولہ کو ہے۔ آپ نے اس تاریخی حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ حضرت بابا نانکؒ نے مسلمانوں کے مشہور صلحاء و اکابر سے فیض صحبت حاصل کیا ہے جیسا کہ حضرت شاہ عبد الشکورؒ۔ حضرت معین الدین چشتیؒ۔ حضرت بابا فرید الدین شکر گنجؒ کے مزاروں پر چلہ کشی کی۔ نیز مکہ معظمہ میں فریضہ حج بجا لائے اور مدینہ منورہ کی زیارت کی۔ اس کے علاوہ سکھوں کی مسلمہ کتب سے آپ نے حضرت بابا نانکؒ کے مسلمان ہونے کا ثبوت مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ کتاب "ست بچن" نے مذہبی حلقوں میں ہلچل ڈال دی کئی سکھ اسلام میں داخل ہوئے بعض سرکردہ سکھ لیڈروں نے پنڈت لیکھرام سے اس کا جواب دینے کے لئے کہا مگر پنڈت لیکھرام نے نے تحریر کیا:

"پہلے یہ چولہ میرے سپرد کر دیا جائے میں جلسہ کر کے عام لوگوں کے سامنے اس کو جلا دوں گا۔ اس کے بعد جواب لکھوں گا۔

(آریہ مسافر صفحہ ۱۰)

"کتاب ست بچن" تاریخی حقائق و شواہد سے مزین ہے اس کتاب کا کا ایک ایک صفحہ اور ایک ایک سطر بانی احمدیت کے اس مقدس جذبہ پر زندہ گواہ ہے جو آپ کو اسلام کے متعلق تھا۔

یہ تینوں تاریخی اور علمی انکشافات صداقت قرآن۔ فضیلت اسلام اور حقانیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت ناطقہ ہیں۔

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال**
**کو بڑھاتی**
**اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔**

# جو لوگ تیری ذات سے منسوب ہو گئے

جو لوگ تیری ذات سے منسوب ہو گئے — ارض و سما و عرش کے محبوب ہو گئے
جن کی زباں پہ نعرۂ منصور آ گیا — کھینچے گئے وہ دار پہ مصلوب ہو گئے
وہ افتراء کہ جن کا ہمیں علم تک نہیں — کیا کیا نہ اپنی ذات سے منسوب ہو گئے
دعویٰ تھا جن کو ساری خدائی کی عقل کا — پہنچے ترے حضور تو مرعوب ہو گئے
خود بین و خود نگر تھے تماشا پسند تھے — تیری گلی میں آئے تو مجذوب ہو گئے
لینا ہے کچھ تو حضرت مہدیؑ کے در پہ آ — باقی تمام سلسلے معتوب ہو گئے
جو بد نصیب راہِ ہدایت سے پھر گئے — مغضوب و ضال و منکر و مغلوب ہو گئے
کچھ یوں جنونِ عشق نے رمز آشنا کیا — ہم آپ اپنے طالب و مطلوب ہو گئے
اس دور کے امام خدا یار کے طفیل — پہلے جو دل کے زشت تھے وہ خوب ہو گئے

دیکھو تو ان کی وسعتِ رحمت کا حال شوقؔ
ہم جیسے لوگ بھی انہیں مرغوب ہو گئے

(عبدالمجید خان شوق)

# بقیہ صفحہ (۶)

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔" (پیغام صلح)

اور دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ آپ اپنے دشمن کی ہر سختی کو اس طرح برداشت کر جاتے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اور اس کی طرف سے کسی قسم کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی اور بدزبانی آپ کے اندر غیظ و غضب اور جوش پیدا نہیں کرتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے خلاف ذرا سی بات بھی آپ کے خون میں وہ جوش اور ابال پیدا کر دیتی تھی کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آنکھیں متغیر ہو جاتیں اور آپ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا تو درکنار ان سے سلام و کلام کے بھی روادار نہ تھے۔ آپ نے ایک دفعہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے دی گئی دعوت چائے کو صرف اس لئے رد کر دیا کہ یہ شخص میرے آقا کو گالیاں دیتا ہے بھلا میری غیرت گوارا کر سکتی ہے کہ میں اس کی دعوت قبول کر لوں۔ ایک موقعہ پر پنڈت لیکھرام نے آپ کو احتراماً سلام کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے مجھے دیکھا نہیں۔ دوسری طرف ہو کر دوبارہ سلام کیا لیکن آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ جب حاضرین میں سے کسی نے آپ کو اس طرف توجہ دلائی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے۔ اور ہمیں سلام کرتا ہے۔

آپ نے اپنے متبعین سے بھی یہی امید رکھی کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر غیرت کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اس میں کوتاہی کرنے پر انہیں سرزنش بھی کی۔ چنانچہ آریوں کے ایک جلسہ میں آپ نے جماعت کے ایک وفد کو ان کی دعوت کے جواب میں شرکت کے لئے بھیجا۔ آریوں نے وعدہ کے خلاف اس جلسہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بدکلامی کی اور اس بدکلامی کے دوران وفد کے ارکان جلسہ میں بیٹھے رہے۔ اس کی خبر سن کر حضور نے انہیں سخت سرزنش کی اور فرمایا:

"یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک مجلس میں برا کہا جاوے اور ایک مسلمان وہاں بیٹھا رہے ...... کیوں ہمارے رسول کی غیرت دینی سے کام نہ لیا۔ جب انہوں نے بدزبانی شروع کی تھی تو فوراً اس مجلس سے اٹھ آنا چاہیئے تھا" (سیرت المہدی حصہ اول)

غرض آپ نے اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت کا بے نظیر نمونہ پیش فرمایا۔ آپ کو برا بھلا کہنے والے اور آپ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کبھی منہ نہیں لگایا بلکہ اس کے سلام کا جواب دینے کے روادار بھی نہ ہوئے۔ یہ اس بے پناہ عشق و محبت کے چند نمونے بطور مشتے از خروارے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب صافی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ ورنہ آپ کی تحریرات اور ملفوظات عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں اور آپ کو جو نائب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا رتبہ عطا ہوا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی بے مثال عشق و محبت سے ہی ملا۔

اللھم صل علی محمد
وعلی عبدک المسیح الموعود
وبارک وسلم

---

درخواست دعا۔ میرے ابا جان محمد شفیع صاحب ہاشمی بیت اللہ سے واپسی کے بعد بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (… کراچی)

۱۵ منٹ میں شدید اپھارہ
غائب
گرینڈ کیمسٹ فور کالا کی مجرب دوا اشتہا…
اپھارہ استعمال کریں اس سے جانور کا اپھارہ
۱۰-۱۵ منٹ کے اندر اندر غائب ہو جاتا ہے
ایک پیکٹ ۵ پیسے فی درجن ۔/۶ روپے …
پہنچ ڈاک خرچ …
شاد ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار
… ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حب اٹھرا مفید
قیمت … گولیاں ۔/۱۰ روپے
ناصر دواخانہ
فون نمبر ۲۳
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۲۲

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کی ایجاد کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد، نفخ اور اسہال کے لئے بہت
مفید ہے مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

جانوروں کا مہلک اپھارہ
دور کئے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے
غائب فی پیکٹ ۵/- فی درجن ۔/۲
سٹار کسٹ ایجنسیز گولبازار ربوہ

ھوالشافی
پیٹ کے جملہ امراض خصوصاً ہاضمہ کی خرابی
موٹاپا گیس، کمی بھوک، دائمی قبض کیلئے بہت مفید
نمک …
قیمت … [illegible]
کراچی۔ سکھر۔ لاہور۔ ربوہ۔ جڑانوالہ
کیمبل پور۔ … ناصر دین میڈیکل ہال …
… گول بازار ربوہ
… میڈیکل اسٹور شاہین مارکیٹ
… میڈیکل مارکیٹ …
… ڈاکٹر … صاحب
جڑانوالہ۔ ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب
کیمبل پور و دیگر معززین کی ہر جگہ ضرورت
ہے … کمیشن معقول دیا جاتا ہے
براہ راست منگوانے کا پتہ:
مینیجر شاہ نور فارمیسی … 
معاون ڈاکٹر عبدالرحمن … 
ڈسپنسری جڑانوالہ

سرگودھا سے گوجرانوالہ
اور
گوجرانوالہ سے سرگودھا
آرام دہ سفر کیلئے
کراؤن بس سروس
پر اعتماد کے ساتھ سفر کیجئے

تبلیغی و علمی
مجلہ
الفرقان
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے
علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات
کے جوابات دئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا
ابوالعطاء ہیں۔ سالانہ چندہ ۸/- روپے
(مینیجر)

احباب ہمیشہ
اپنی قابل اعتماد مشہور
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس
سرگودھا کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو
بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ ۲/- (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمۂ نور والوں کا

# نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

مینیجر

---

# کاغذ گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

## پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۲۳

پر

تشریف لائیں

ملک عبد اللطیف ستکوہی
رہائشی فون نمبر ۲۵۰۱۶

ملک محمد حنیف
رہائشی فون نمبر ۶۲۵۱۸

---

قادیان کا قدیمی مشہورِ عالم اور بے نظیر تحفہ

# سرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراضِ چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

---

# سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

**دوائی خاص**
زنانہ امراض کا واحد علاج
چھ روپے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے
**زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے**

**زرد جام عشق**
طاقت کی لاثانی دوا
ساٹھ گولی سولہ روپے

**حب مفید النساء**
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
ایک ماہ خوراک پانچ روپے

قسم اوّلین شہرہ آفاق
**حب اٹھرا رجسٹرڈ**
مکمل کورس بیس روپے

**اولاد نرینہ**
مجرب دوا
کورس پندرہ روپے

**حب مسان**
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے

**ہمارا اصول**
صاف ستھرے اجزاء * دیانتدارانہ دواسازی * عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت * مخلصانہ مشورہ
اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

**تریاق خاص**
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
پانچ روپے

**شہزین**
خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ چھ روپے

**مقوی دماغ گولیاں**
دماغی کام کرنے والوں کی بہترین معاون قیمت فی شیشی پانچ روپے

**معین الصحت**
تلی، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج
سولہ دن کی خوراک پانچ روپے

**تسہیل ولادت**
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے

**حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴**
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

**مقوی دانت منجن**
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کے لئے فی شیشی ایک روپیہ

---

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے

پُر شوکت و پُر جلال اشتہارات کا مجموعہ

# مجموعہ اشتہارات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغِ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ ہدیہ فی جلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے۔ باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

**الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ** فون نمبر ۱۸۱

---

**تریاق اٹھرا** اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس بیس روپے

**نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے

**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

---

GULBERG

# MINI MOTORS

V. W. SPECIALISTS

PHONE : 81442
54-B, GULBERG II

LAHORE

---

# شفائے اپھارہ کا ایک پیکٹ

جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب کرتا ہے

فی پیکٹ ۷۵ پیسے درجن چھ روپے دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک بذمہ ادارہ

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

لائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰
گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

رشید اینڈ برادر سیالکوٹ کے نئے ماڈل کے چولہے
اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں

بلحاظ اپنی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ زیورات
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۲۶

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

ھو الشافی
جانوروں کا مہلک اپھارہ
شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے اکسیر اپھارہ کا ایک پیکٹ جانور کے منہ میں جھاڑنے سے بفضلہ تعالیٰ ایک دو منٹ میں اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ چھری یا ٹروکار کی بجائے
اکسیر اپھارہ
کا استعمال زیادہ یقینی اور قطعی بے ضرر علاج ہے غیر مفید ہونے کی صورت میں قیمت واپس کر دینے کی رعایت۔ فی پیکٹ ۱/ درجن ۸/ تین درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
دانت مت نکلوائیے
جناب راجہ بشیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ مصطفیٰ ملک بستو لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔
"میری بیوی ۸ سال سے پائیوریا اور کیریز (دانتوں کا گھن) کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز کھلائی گئی جس سے بہت آرام ہے۔ الغرض ان ادویات کی موجودگی میں دانتوں کی بیماریوں کو لا علاج کہنا بالکل غلط ہے" قیمت فی کورس دس روپے۔
ڈاکٹر راحت ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶ و ۶۰۷

لیڈیز پارچات
خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انار کلی لاہور
کو یاد رکھیں
ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں کریپ پرنٹ ٹشو ساٹن۔ بوسکیڈ شنیل۔ کشمیری شالیں اور سٹولز کا
تازہ سٹاک
موجود ہے۔ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں۔
الفردوس کلاتھ مرچنٹ
۸۵ انار کلی۔ لاہور

مرغیاں، چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
چوزوں کے ریٹ
یک روزہ چوزیاں پانچ صد تک ۳۰۰ روپے سیکڑہ
یک روزہ چوزیاں پانچ سو سے ایک ہزار تک ۲۷۵ " "
یک روزہ چوزیاں ایک ہزار سے زائد ۲۰۰ " "
یک روزہ مکس چوزے ۱۵۰ " "
یک روزہ مرغ چوزے ۵۰ " "
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

ہر قسم کا چمڑا
کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس ہولڈال، ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری سفر کی ضروریات کا سامان جہیز میں دینے والے تحائف خریدنے کے ہمارے شوروم میں تشریف لائیے۔
ایم الٰہی بخش حسین بخش
۱۳۱۔ انار کلی۔ لاہور

ہر قسم کا نصرت آرٹ پریس
آپ کی ضرورت کے لئے لیٹر ہیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں احباب کی ضرورت کے لئے "الیس اللہ بکاف عبدہ" کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ تیار کئے ہوئے ہیں۔ لہذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے لیٹر بھی ہم سے چھپوائیں شکریہ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔
مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ

SOHRAB P.C.I.C.R. LTD
پاکستان کا نمبر 1 سائیکل
سہراب
AIM